# 11681 ـ كيا بيوى سے طويل عرصہ تك دور رہنا طلاق شمار ہوتا ہے

**سوال**

ميں ايك ہندوستانى شخص كى دوسرى بيوى ہوں اور كچھ عرصہ قبل ہى مسلمان ہوئى ہوں ميرے تين بيٹے بھى ہيں

سوال يہ ہے كہ:

ميرے خاوند كى پہلى بيوى انڈيا ميں ہے اور تقريبا ايك سال دو ماہ سے ميرا خاوند اسے اس كا حصہ نہيں دے رہا، اور اب وہ تنگ ہو چكى ہے، مجھے يہ علم ہوا ہے كہ جو خاوند اپنى بيوى سے چار ماہ تك دور رہے ت واسے خود بخود ہى طلاق ہو جاتى ہے، كيا يہ بات صحيح ہے ؟

ميرا خاوند اپنى بيٹيوں كى بنا پر اس عورت سے شادى ركھنا چاہتا ہے، ميرا خيال ہے كہ اس كا يہ عمل غلط ہے كہ وہ اس سے صرف رابطہ ركھے اور ميرے خيال كے مطابق اس بيوى كو يہ علم نہيں كہ وہ امريكا ميں رہنے كى پلاننگ كر رہا ہے اور تھوڑى دير كے ليے انڈيا جايا كريگا.

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

جب خاوند نے بيوى كو طلاق نہيں دى، اور بيوى نے طلاق طلب كرنے كے ليے عدالت سے رجوع نہيں كيا، اور طلاق نہيں ہوئى تو اس كى بيوى كو خود بخود طلاق نہيں ہوگى.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

عورت كب مطلقہ شمار كى جائيگى ؟

تو شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" عورت مطلقہ اس وقت شمار كى جائيگى جب خاوند اسے طلاق دےگا، اور طلاق بھى عقل كى حالت ميں ہو، اور اختيار ركھتا ہو، اور طلاق كے موانع ميں سے كوئى مانع نہ پايا جائے مثلا پاگل پن اور مجنون ہونا، اور نشہ ميں ہونا.

اور پھر عورت كو جب طلاق دى گئى ہو تو وہ پاك صاف ہو يعنى طہر كى حالت ميں ہو اور اس طہر ميں بيوى سے جماع نہ كيا گيا ہو، يا پھر وہ حاملہ ہو، يا حيض سے نااميد ہو چكى ہو " اھـ

دیکھیں: فتاوی الطلاق ( 1 / 35 ).

اس خاوند کے لیے حرام ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو چھوڑے رکھے، اور اس کے ساتھ عدل و انصاف نہ کرے، اور اگر ایسا کرتا ہے تو وہ درج ذیل حدیث میں وارد وعید کا شکار ہو رہا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایك کی طرف مائل ہو اور ایك کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو تو روز قیامت آئیگا اور اس کی ایك طرف گری ہوئی ہو گی "

سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث نمبر ( 1959 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1603 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر پہلی بیوی اس سے ضرر میں ہے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں اٹھائے، تا کہ اس کے خاوند کو یا تو طلاق لازم کی جائے یا پھر نکاح فسخ کیا جائے.

کیونکہ علماء کرام بیوی کو ضرر اور نقصان دینے کے لیے بیغیر کسی قسم کے وطئ نہ کرنے والے شخص کو ایلاء کرنے والا شمار کرتے ہیں، اور اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کے پاس واپس نہیں جاتا، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے تو قاضی اور حاکم اس پر فسخ نکاح کا حکم لگائیگا، یا پھر خود نکاح فسخ کر دیگا "

واللہ اعلم.

دیکھیں: اللخص الفقھی للفوزان ( 2 / 321 ).

مزید آپ سوال نمبر ( 9021 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .